بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

24: چھٹکارے اور نجات کا راستہ اتباع اور بدعت سے دوری ہی ہے۔ حصہ ششم

کن سلفیاً علی الجادۃ فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور پچھلے کچھ دروس میں ہم اس باب کے تعلق سے بات کر رہے تھے "طريق الخلاص والنجاة هو بالاتباع وترك الإبتداع"۔ اتباع کی اہمیت اور ابتداع کے خطرے کے تعلق سے بات ہو رہی ہے اور اگر کسی نے نجات حاصل کرنی ہے ہر شر سے اور ناکامی سے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اتباع کے راستے کو اپنائے اور اگر یہ راستہ نہیں اپنایا جاتا تو پھر جو اس کے سوا دوسرا راستہ ہے یا جتنے بھی دوسرے اور راستے ہیں وہ سارے کے سارے ہلاکت کے راستے ہیں اور ابتداع یعنی بدعت کے راستے ہیں اور ہم شیخ صاحب کے اس جملے پر پہنچے تھے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"وإن من تأمل نصوص الكتاب والسنة" (اور بے شک جس نے بھی غور و فکر کیا کتاب اور سنت کے نصوص میں (نصوص جمع نص کی ہے اور نص قرآن مجید کی آیت یا حدیث کو کہا جاتا ہے)) "وجد أن البدع في الدين محرمة ومردودة على أصحابها" (بے شک جس نے بھی غور و فکر کیا کتاب اور سنت کے نصوص میں اس نے ضرور پایا کہ یقیناً دین میں بدعت حرام ہے اور مردود ہے بدعت کرنے والوں پر) "من غير فرق بين بدعة وبدعة" (بغیر کسی فرق کے بدعات کے بیچ میں) ۔ ساری کی ساری بدعات دین میں حرام ہیں مردود ہیں بدعت کرنے والوں پر چاہے کہ بدعت کسی بھی قسم کی ہو "من غير فرق بين بدعة وبدعة" اس تفریق کے بغیر کہ بدعت کون سی ہے بدعت بدعت ہی ہوتی ہے۔ "وإن كانت تتفاوت درجات التحريم" (اگرچہ جو تحریم کے درجات ہیں وہ متفاوت ہیں برابر نہیں ہیں) "بحسب نوعية البدعة" (بدعت کی

نوعیت کے مطابق (کس قسم کی بدعت ہے اس کی تحریم بھی اتنی ہی زیادہ ہے))"ولذا"(اور اسی لیے)"جاء النهي" (نہی آئی ہے)۔کس چیز سے؟"عن البدع على وجه واحد"(ساری کی ساری بدعات کی نہی ایک وقت میں آئی ہے ایک جگہ پر آئی ہے اور ایک ہی طریقے سے آئی ہے)۔"ولذا جاء النهي عن البدع على وجه واحد"ساری کی ساری بدعات کی جو نہی ہے وہ ایک ہی طریقے سے آئی ہے۔"في قوله صلى الله عليه وسلم"(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان میں)"إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ"(خبردار! دین میں نئی چیز ایجاد کرنے سے)۔

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبردار کر رہے ہیں آگاہ کر رہے ہیں منع کر رہے ہیں محدثات الأمور سے محدثات الأمور سے کیا مراد ہے؟ دین میں نئی چیز"محدثات"(نئی)۔"اُمور"کون سے اُمور مراد ہیں کس نے کہا ہے؟"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"۔

تو نصوص ہمیشہ جمع کیے جاتے ہیں یہ طریقہ اہل سنت والجماعت کا طریقہ ہے،اہل بدعت تفرقہ کرتے ہیں نصوص میں اس لیے وہ خود متفرق ہیں۔اہل سنت والجماعت نے جمع کیا نصوص کو اس لیے کیا کہا جاتا ہے؟اہل السنۃ والجماعۃ۔ایک جماعت ہے کیونکہ جمع کرنے والے ہیں تفرقہ پیدا کرنے والے نہیں ہیں نصوص کو جمع کیا تو خود بھی جمع ہوئے، جس نے نصوص میں تفرقہ پیدا کیا وہ خود بھی متفرق ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا انصاف ہے(سبحان اللہ)۔

تو اس لیے اگر کوئی شخص کہے"إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ"میں کس نے کہا ہے کہ اس سے مراد دین میں نئی چیز ایجاد کرنا ہے فوراً حدیث کون سی ہے؟"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"۔

"فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ"(یقیناً دین میں ہر نئی چیز ایجاد کرنا بدعت ہے(یا دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے))"وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ"(اور ہر بدعت گمراہی ہے)"وقوله صلى الله عليه وسلم"(اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان)"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"(جس نے ہمارے اس اُمر میں نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو پس وہ مردود ہے)"فدل الحديث"(اس حدیث میں یہ دلالت موجود ہے یا یہ حدیث دلالت کرتی ہے)"على أن

كل محدث في الدين فهو بدعة"(کہ یقیناً دین میں ہر نئی چیز ایجاد کرنا بدعت ہے)"وكل بدعة ضلالة مردودة"(اور ہر بدعت گمراہی ہے اور مردود ہے (یا مردود گمراہی ہے))۔اس کا کیا مطلب ہے شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"ومعنى ذلك"(اس کا معنی یہ ہے)"أن كل البدع في العبادات والإعتقادات محرمة"(کہ یقیناً ہر بدعت چاہے وہ عبادات میں ہو یا عقیدے میں ہو اعتقاد میں ہو (کیا حکم ہے؟)"محرمة"(حرام ہے))"ولكن التحريم يتفاوت بحسب نوع البدعة" (لیکن جو تحریم ہے وہ متفاوت ہے برابر نہیں ہے بدعت کی قسم کے مطابق)"فمنها ما هو كفر صراح"(بعض بدعات کفر ہیں صریح کفر ہیں واضح کفر ہیں)۔کیا کہا جاتا ہے ان بدعات کو؟ بدعة کفریہ یا بدعة مکفرة(سبحان اللہ)۔ابھی صرف حرام کی بات ہو رہی تھی اب حرمت سے دیکھیں کتنی خطرناک بات ہو گئی ہے کفر تک پہنچ گئی ہے یہ تحریم کفر تک پہنچ گیا ہے!"ومنها ما هو من وسائل الشرك"((نعوذ باللہ)اور بعض ایسی بدعات ہیں جو شرک کے لیے ذریعہ ہیں یا وسیلہ ہیں)"ومنها ما هو فسق ومعصية"(اور بعض ایسی بدعات ہیں جو فسق ہیں اور معصیت ہیں)۔

کوئی بدعت اچھی بھی ہوتی ہے؟!(سبحان اللہ) دیکھیں شیخ صاحب نے ساری باتیں کی ہیں کہ کفر بھی ہے، شرک بھی ہے، فسق بھی ہے، معصیت بھی ہے تو اچھی کہاں ہے؟ جب فرمادیا"كُلّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ"تو پھر اچھی کی کوئی گنجائش رہتی ہے کیا خیال ہے؟! عربی زبان جو تھوڑی بھی سمجھتے ہیں اور عقل بھی ہو شرط یہ ہے (اگر عربی زبان سمجھتے ہیں پھر عقل کام نہ کرتی ہو تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہے)اور صیغ العموم جو سمجھتے ہیں"کُلّ"کا صیغہ عموم کا صیغہ ہے اور عقل کا ہونا بھی لازمی ہے، واللہ! جو عربی سمجھتا ہے اور عقل بھی اس کی ابھی زندہ باقی ہے تو وہ صیغ العموم سے ہی پتہ لگا سکتا ہے اور لگا لیتا ہے یقیناً کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بدعة حسنة ہے یا فلاں عالم کا قول ہے، فلاں عالم کا قول ہے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی عالم کا قول نہیں ہے سارے علماء محتاج ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے، سارے حقیر اور فقیر ہیں، نام نہ بتائیں کہ کون سا عالم ہے یا کون سا عالم نہیں ہے! اگر قرآن اور سنت

نہ ہوتا تو کوئی علم نہ ہوتا پوری کائنات میں کیونکہ قرآن اور سنت وحی کا علم ہی ہے یہ وحی کا نور ہی ہے کہ آج خیر اس دنیا میں موجود ہے واللہ! اور جس دن وحی کا نور باقی نہیں رہے گا دنیا بھی نہیں رہے گی کیونکہ قیامت کی نشانیوں میں سے کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں رہے گا نہ سینوں میں اور نہ ہی کتابوں میں اللہ تعالیٰ اٹھالے گا اپنے کلام کو اس نور کو اللہ تعالیٰ اٹھالے گا، جب لوگ اس نور کی قدر نہیں کریں گے تو پھر اس کا وجود اس زمین پر نہیں رہے گا اس لیے ابھی وقت ہے اس نور کی قدر کریں گے، قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سر جھکانا سیکھیں آج ورنہ کبھی ایسا وقت نہ آئے (اللہ نہ کرے اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین)) کہ حجت قائم ہو گی قرآن اور حدیث حجت قائم کریں گے، قرآن مجید قیامت کے دن یا تو شفاعت کرے گا یا حجت قائم کرے گا، یا تو آپ کے لیے میرے لیے وہاں پر خیر کا باعث ہو گا اگر ہم قدر کرتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں عمل بھی کرتے ہیں اور اگر ایسا نہیں کیا قرآن مجید سے محبت بھی ہے قرآن مجید کی تلاوت بھی ہے لیکن عمل نہیں ہے اور اپنے اپنے عقیدے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن مجید کی باطل تاویل کرنے والے ہیں (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) تو قیامت کے دن شفاعت نہیں کرے گا بلکہ الٹا حجت قائم کرے گا اور خصم ہو گا (نعوذ باللہ)۔ وہ اس کا کیا باقی رہے گا جس شخص کا قرآن مجید خصم ہو اس شخص کا کیا باقی رہے گا مجھے بتائیں چھٹکارا کہاں سے ملے گا؟!

ذرا ماحول دیکھا ہے کہ میدان محشر ہے کوئی سایہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہے اور جہنم کھول رہی ہے ستّر ہزار لگام ہر لگام پر ستّر ہزار فرشتے کھینچ کر لائیں گے، کھول رہی ہے! اور (نعوذ باللہ) اُس دن کسی کا خصم قرآن مجید ہو!

اور جس دن قرآن مجید کی بعض ایسی صورتیں ہیں جو بادل بن کر آئیں گی اس خطرناک دن میں اور خوفناک دن میں سورۃ البقرۃ وآل عمران "كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ" (سبحان اللہ)۔ سائے کے لیے لوگ تڑپ رہے ہیں کوئی سایہ نہیں

ہے یا تو عرش کے نیچے سایہ ملے گا یا قرآن مجید کی بعض سورتیں جو سایہ بن جائیں گی۔ کس کے لیے؟ جو آج وحی کے نور کو سمجھتا ہے اور وحی کے نور کے سامنے سر جھکاتا ہے۔

اس لیے ”كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ“ کو یاد رکھیں باقی جو بھی شکوک اور شبہات کو پیدا کرتے ہیں وہ جانیں ان کے علماء جانیں ان کے مولوی جانیں اور ان کے جو امام ہیں وہ جانیں ہم نے جواب دینا ہے اپنے ربّ کو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (القصص:65) (تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ہے؟)۔ یہ نہیں فرمایا ”ماذا اُجبتم العلماء“ یا ”الأئمۃ“ اماموں کا کیا جواب دیا علماء کا کیا جواب دیا کہیں پر نہیں ہے ﴿مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ہے؟)۔ رسولوں کو کیا جواب دیں گے جب پتہ ہی نہیں رسول لے کر کیا آیا ہے! ہمیں تو اپنے مولوی کے قول کا پتہ ہے ہم نے وہی یاد کیا ہوا ہے، امام کے قول کا تو ہمیں خوب پتہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سمجھانے کیا لے کر آئے ہیں ہم کو پتہ ہے! اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لے کر آئے ہیں سن لیں ”كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ“ واضح ہے کہ نہیں؟

آپ بچے کو پوچھیں جس بچے کو عربی آتی ہو اس سے پوچھیں بیٹا ”كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ“ سے کیا مراد ہے کوئی اچھی بدعت بھی ہو سکتی ہے؟ واللہ وہ آپ کو جواب دے گا ”سلیم الفطرۃ“ جس کی فطرت پاک اور صاف ہو نا وہ آپ کو صحیح جواب دے گا اور جن کی فطرت میں پتہ نہیں کیا کچھ ملاوٹ ہو چکی ہے کتنی خرابیاں ہو گئی ہیں (نعوذ باللہ من الخذلان)، سر پر اتنی بڑی پگڑی ہے، چہرے پر اتنی بڑی داڑھی ہے ٹخنے کے اوپر شلوار ہے اور حلقات العلم ہے لوگ بیٹھے ہیں علم سے استفادہ کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعۃ حسنۃ بھی ہوتی ہے اچھی بدعت بھی ہوتی ہے اس لیے اگر آپ جشن میلاد النبی مناتے ہیں تو اچھی بدعت ہے (اِناللہ و اِنا اِلیہ راجعون)۔

اللہ کے گھر کا لحاظ نہیں ہے کہ کس جگہ پر بیٹھے ہو اور کیا باتیں کر رہے ہو! اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ”كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ“ اور آپ کہتے ہیں کہ جشن میلاد النبی سنت ہے یہ اچھی بدعت ہے اگر ہے تو! اور پھر کبھی

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول کو لے کر آتے ہیں تراویح کی نماز کے تعلق سے "نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ" لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے یا اپنی اس غلط بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے! ڈوبنے والے کو تنکے کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے یہ بے چارے ڈوب رہے ہیں ان کو تنکا بھی نہیں مل رہا بڑی کوشش کر رہے ہیں کبھی اِدھر سے شکوک اور شبہات ہیں اپنی صرف اس بات کو منوانے کے لیے کہ بدعت اچھی بھی ہوتی ہے کبھی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کو جمع کیا گیا تو اچھی بدعت ہے نا!

قرآن مجید کو جمع کرنا، قرآن مجید کو لکھنا یا احادیث کو جمع کرنا احادیث کو لکھنا یہ کس نے کہا بدعت ہے کیا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں لکھا گیا کہ نہیں؟! قرآن بھی اور حدیث کو پہلے منع کیا گیا پھر بعد میں لکھا گیا تو نئی کہاں پر ہے احداث کہاں پر مجھے بتائیں؟! احداث کا مطلب کیا ہے؟ جو اس زمانے میں نہ تھی بعد میں آئی ہے۔ تراویح کی نماز پڑھی گئی کہ نہیں پڑھی گئی باجماعت پڑھی گئی ہے کہ نہیں پڑھی گئی؟ تو پھر بدعت کہاں سے ہوئی بھئی؟ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین راتیں پڑھائیں کہ نہ پڑھائیں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نہیں ہے ثابت؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا جمع کرنا لوگوں کو کسی نے کہہ دیا کہ بدعت ہے تو انہوں نے فرمادیا "نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ" اگر بدعت ہے تو پھر اچھی بدعت ہے کیا مطلب ہے اس کا؟ لغت کے اعتبار سے عربی لغت میں بدعت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کہ نہیں؟

اور لغت کا معنی اس لیے ہم بعض اوقات بیان کرتے ہیں اور بعض ساتھی پریشان ہو جاتے ہیں خاص طور پر فقہ کے دروس میں کہتے ہیں لغت میں نماز کا یہ مطلب ہے اور شرع میں یہ مطلب ہے۔ کہتے ہیں کہ لغت کا مطلب یہ کیوں بیان کرتے ہیں ہم نے تو شرع پڑھنی ہے نا! لغت کیوں پڑھتے ہیں میرے بھائی عربی زبان وحی سے پہلے موجود تھی کہ نہیں؟ ابو جہل ابو لہب کیا بولتے تھے فرنچ بولتے تھے چائنیز بولتے تھے کیا بولتے تھے؟ عربی تھے تو عربی بولتے تھے نا اب اس وحی کا نور دیکھیں آپ کہ جب عربی بولی جاتی تھی اب وحی نازل ہوئی عربی زبان میں اب یہ مفہوم بعض

الفاظوں کے بدل گئے، مفہوم بدل گئے (سبحان اللہ)۔ صلاۃ کا لفظ پہلے بھی تھا دور جاہلیت میں اب وحی کے بعد صلاۃ کا مطلب کچھ اور ہو گیا ہے، زکوۃ کا مطلب پہلے بھی تھا وحی کے بعد کچھ اور شرعی مطلب ہو گیا ہے۔

تو لغت میں یہ مطلب ہے زکوۃ (پاکیزگی) لیکن شرع میں اب زکوۃ صرف پاکیزگی ہے یا خاص لوگوں کو خاص وقت میں خاص مال میں سے عبادت کی نیت سے دینا یہ تعریف شرع میں ہم کرتے ہیں یہ تعریف کہاں سے آئی؟ یہ وحی کے نزول کے بعد جب اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ"(اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں)"شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ" پانچ ہیں۔ اب زکوۃ کا لفظ یہاں پر بھی ہے کیا مطلب ہے پاک ہو جانا کس چیز سے پاک ہونا؟ غسل کر لیں زکوۃ دے دی غسل پاکیزگی ہے کہ نہیں؟ تو اگر کوئی غسل کر لے اور کہے میں نے حدیث پر عمل کیا ہے صحیح ہے؟ تو اس حدیث میں زکوۃ سے کیا مراد ہے"وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ"؟ مال میں سے۔ ہر مال میں سے یا مخصوص مال ہے؟ مخصوص مال، مخصوص وقت میں، مخصوص لوگوں کے لیے، مخصوص مقدار میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے دینا یہ چیزیں ہیں اسے کہتے ہیں"مال الزكاة في الشرع"۔ تو وحی کا نور دیکھیں (سبحان اللہ) معنی ہی بدل گیا ہے!

اور اس طریقے سے جو بدعت ہے پہلے یہ لفظ موجود تھا کہ نہ تھا؟ دنیا جانتی ہے بدعت کا لفظ عربی لفظ ہے نا یہ موجود تھا پہلے کہ یہ چیز پہلے نہیں تھی اب آئی ہے"الاحداث" نئی چیز۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان"نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ" سے کیا مراد ہے شریعت میں بدعت ہے؟ دیکھیں اگر آج ہم میں سے کوئی شخص تھوڑی نافرمانی کے بارے میں سوچتا ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، نہیں! کوئی غلطی اگر ہو بھی جاتی ہے (ہم بشر ہیں غلطی ہوتی ہے تو) کتنا دل تنگ ہو جاتا ہے صحابہ کرام کے بارے میں ہم نے سوچا ہے کہ ہم کہہ کیا رہے ہیں؟! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جنہوں نے ہجرت کے موقع پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا، اپنا گھر بار اپنا سب کچھ چھوڑ دیا ہم نے کتنی قربانیاں دی ہیں؟! کہنے کو تو یہ آسان ہے کہ صحابی سے غلطی ہو گئی ہے (بعض لوگ کہتے ہیں نا صحابی ہے نبی تو نہیں ہے) بھئی ہم بھی جانتے ہیں کہ

صحابی ہے نبی نہیں ہے لیکن صحابی کا مقام جانتے ہیں کیا ہے؟ معصوم نہیں ہے غلطی اس سے بھی ہو سکتی ہے لیکن کیا غلطی کی ہے؟ وہ فرماتے ہیں "نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ" اگر بدعت تم سمجھتے ہو پھر اچھی ہے کیا مراد ہے شرعی بدعت اچھی ہے یاحدیث کی مخالفت کر رہے ہیں؟! "كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ" سے وہ مخالفت کریں گے وہ کبھی؟! واللہ کبھی نہیں کریں گے اگر علم بھی ہے پتہ بھی ہے اس حدیث کا ہر گز نہیں کبھی مخالفت نہیں کریں گے ہمارا ایمان ہے۔

آپ لوگوں کے پاس مولوی صاحب حدیث نہیں پہنچی؟ "كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ" پڑھ بھی رہے ہیں کہتے ہیں کہ "کُلّ" سے مراد یہ نہیں ہے کہ عموم ہے اس میں سے یہ بدعۃ حسنۃ نکال دی صحابہ کرام کا ثبوت ملتا ہے۔

اچھا دکھادیں کس صحابی نے جشن منایا ہے اس کا نام تو لے لیں نا! ایک کا نام آتا ہے ایک! ایک لاکھ صحابی حجۃ الوداع پر موجود تھے (کم سے کم) ایک لاکھ صحابی سے زیادہ تھے ایک لاکھ میں سے ایک کا نام نہیں آتا آپ لوگوں کو کسی ایک صحابی نے زندگی میں ایک مرتبہ بھی جشن میلاد النبی منایا ہو؟! انصاف ہے کہ نہیں ایک کا نام دکھادیں جو صحیح سند سے ثابت ہو شرط یہ ہے! دکھادیں ہمیں۔ اچھا قرآن کی آیت میں اچھا حدیث میں کوئی ہے؟! اچھا ضعیف حدیث میں؟! پتہ ہے جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تعلق سے نہ صحیح نہ ضعیف کوئی حدیث ہی نہیں ہے عجب بات ہے!

اس لیے واللہ جس نے بھی وحی کے نور کے سامنے اپنا سر جھکایا ہے اس کی زندگی روشن ہو گئی ہے اور جس نے سر اٹھایا ہے اس کی زندگی تاریک ہی تاریک ہے! اس لیے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور اس نور کے سامنے سر جھکانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں "وإن المتأمل" (اور جو غور و فکر کرتا ہے) "في طرق أهل الزيغ والضلال"۔ اب دیکھیں متضادات پہلے اہل سنت والجماعت تھے اہل الحق تھے وہ کیا کرتے تھے غور و فکر اگر کرتے تو وہ کس طریقے سے کس نتیجے پر پہنچے ہیں، اب دوسری طرف جو اہل بدعت تھے اہل الزیغ اہل الضلال جن کی میں ابھی بات کر رہا ہوں جو نصوص کے

سامنے سر جھکانا نہیں جانتے ذرا ان کی بات بھی سن لیں ان کی خبریں بھی سن لیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں ”وإن المتأمل في طرق أهل الزيغ والضلال“ (اور جو غور و فکر کرتا ہے اہل الزیغ اور گمراہی کے راستوں پر) ”يجد أن طرقهم تخالف طريقة أهل الهدى“ (وہ ضرور پائے گا یا وہ ضرور پاتا ہے کہ ان کے راستے اہل ہدایت کے راستوں سے بالکل الگ ہیں اور مخالفت کرتے ہیں (جدا ہیں اور مخالفت کرنے والے ہیں))۔

اب دلیل سنیں ذرا، چند آیات شیخ صاحب بیان کرتے ہیں اور ان آیات میں سے بڑے اہم مسائل اُخذ کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں ”قال تعالیٰ“ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ﴾ (آل عمران: 7)۔ اس آیت کو حفظ کرنا ہے نوٹ کر لیں یاد کرنا ہے بہت اہم آیت ہے جس میں اہل الہدی و اہل الضلال کو الگ الگ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اِن کی بھی نشانی ہے اور اِن کی بھی نشانی ہے تاکہ سب کے لیے بالکل بات واضح ہو جائے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں ”قال تعالیٰ“ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ﴾ (اُس نے ہی اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل کی آپ پر کتاب) ﴿مِنۡهُ﴾ (اس کتاب میں سے) ﴿اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ﴾ (ایسی آیتیں ہیں جو محکم آیتیں ہیں) ﴿هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ﴾ (یہ محکم آیتیں بنیادی آیات اُم الکتاب ہیں) ﴿وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ﴾ (اور دوسری آیتیں اسی قرآن مجید میں اسی کتاب میں جو آپ پر نازل فرمائی ہے متشابہ آیتیں ہیں جن کے معنی واضح نہیں ہیں (محکم واضح، متشابہ کے واضح معنی نہیں ہیں)) ﴿فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ﴾ (پس جن کے دلوں میں زیغ ہے ٹیڑھا پن ہے) ﴿فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ﴾ (وہ پیروی کرتے ہیں اتباع کرتے ہیں ان آیات کی جن میں متشابہ لفظ موجود ہیں (یعنی متشابہ آیات کی))۔ کیوں؟ ﴿ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ﴾ (فتنہ چاہتے ہیں اور تاویل کرنا چاہتے ہیں)۔

تاویل انسان کب کرتا ہے یعنی صحیح معنی سے ہٹ کر غلط معنی کی طرف کب جاتا ہے؟ جب اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتا ہے۔ اُس کی خواہش کے مطابق قرآن مجید تو نور ہے واضح بالکل الفاظ ہیں جس میں اگر کوئی معنی واضح نہیں ہے تو وہ

لوٹایا جاتا ہے واضح معنی کی طرف جیسا کہ الراسخون فی العلم کا طریقہ ہے اہل الہدیٰ کا طریقہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی آیت کریمہ میں آگے فرمایا ہے کیا کرتے ہیں؟ سب سے پہلے ایمان لے کر آتے ہیں ﴿يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ﴾۔ پھر کیا کرتے ہیں؟ لوٹاتے ہیں متشابہ کو محکم کی طرف۔ نتیجہ کیا ہے محکم ہے یا متشابہ؟ محکم نتیجہ ہے۔

پھر یہ آیات ہیں کیوں؟ تاکہ آزمایا جائے پتہ چلے کہ کون سچا ہے کون جھوٹا ہے، کون اہل الہدیٰ میں سے ہے اور کون اہل الضلال میں سے ہے۔ دعویٰ سب کرتے ہیں کہ نہیں اور آج بھی دعویٰ ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا؟ سچے کتنے ہیں جھوٹے کتنے ہیں؟ (سبحان اللہ)۔ کتنے لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں دل میں ٹیڑھا پن ہے اور کتنے لوگوں کے دل پاک صاف ہیں اور سیدھے ہیں؟ یہ آیت بھی پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ الراسخون فی العلم میں سے ہیں اور دیکھا جائے تو اتباع کس کی کرتے ہیں؟ ﴿مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ کیوں؟ ﴿ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ﴾ فتنہ پیدا کر رہے ہیں امت میں، سیدھے سادے لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ہی حق پر ہیں دیکھو ہمارا راستہ دیکھو بالکل واضح راستہ ہے ہمارا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہاں؟ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ (الشوریٰ:11) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اس آیت کے اس حصے سے صفات کا انکار کر دیا (سبحان اللہ)۔ کیوں بھئی صفات کا انکار کیوں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾؟ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کو مان لیں اقرار کر لیں پھر مخلوق کی صفات بھی تو ہیں مخلوق رحم نہیں کرتی مخلوق غصہ نہیں کرتی پھر اللہ تعالیٰ کیسے غصہ کرتا ہے رحم کرتا ہے پھر مشابہت ہوتی ہے نا اس لیے ہم نے اللہ تعالیٰ کے ناموں کا اور صفات کا انکار کیا ہے (جہمیوں نے کہا)۔ معتزلہ نے کہا نہیں تم غلط ہو نام اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن صفات نہیں ہیں۔ أشاعرہ نے کہا نہیں تم بھی غلط ہو اللہ تعالیٰ کے نام بھی ہیں اور صفات بھی ہیں لیکن صفات صرف سات ہیں۔ ماتریدیوں نے کہا نہیں تم غلط ہو اللہ تعالیٰ کے نام بھی ہیں صفات بھی ہیں لیکن صرف آٹھ ہیں سات نہیں ہیں۔ اختلاف ہوا کہ نہ ہوا؟ اہل سنت والجماعت سب نے مل کر کیا کہا؟ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾۔

ایک ہی آیت ہے آگے نہیں پڑھتے ان کی زبان جو ہے کام نہیں کرتی آگے پڑھتے ہیں تو مصیبت ہے ان کے لیے نا! اُن کے لیے مصیبت ہے اللہ تعالیٰ کا کلام تو نور ہے۔ اُن کے لیے کیوں مصیبت ہے؟ کیونکہ ان کی اس بدعقیدگی کا جواب ہے ﴿لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ﴾۔ کیا مشابہت لازم آتی ہے؟! (سبحان اللہ) مشابہت لازم ہوتی تو اللہ تعالیٰ کبھی نہ فرماتا کہ وہ سمیع البصیر ہے کیونکہ انسان بھی سمیع البصیر ہے کہ نہیں؟ ﴿هَلۡ اَتٰى عَلَى الۡاِنۡسَانِ حِيۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُنۡ شَيۡـًٔـا مَّذۡكُوۡرًا ۝ اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِيۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا﴾ (الانسان: 1-2) کس نے فرمایا انسان سمیع البصیر ہے کہ نہیں؟ اچھا یہ کس نے فرمایا ہے ﴿لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ﴾ مشابہت ہے؟! کیوں مار کھائی؟ ﴿ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ﴾۔

جو متشابہ ہیں صرف آیات میں نہیں بعض احادیث میں بھی متشابہ ہیں۔ احادیث میں بھی متشابہ احادیث موجود ہیں پتہ ہے؟ مثال کے طور پر ہم نے ایک حدیث پڑھی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ" پڑھی ہے کہ نہیں یہ حدیث محکم ہے یا متشابہ ہے؟ متشابہ ہے۔ کیوں متشابہ ہے؟ "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ" واضح ہے نا؟ اس نص میں کہاں پر تشابہ ہے متشابہ کہاں پر ہے یعنی ہر بندہ خود جائے اور خود قتل کرنا شروع کردے؟! قتل کرتے رہو یعنی سب کو قتل کردو اگر کلمہ نہیں پڑھتا تو قتل کردو اُسے اِس سے یہی ثابت ہوتا ہے تو محکم کیا ہے؟ حدیث کے آخر میں جواب ہے "إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ"۔ سب سے پہلے اسلام کی دعوت کہ کلمہ پڑھ لو، نہیں پڑھتا تو جزیہ دے دو، نہیں، پھر تلوار ہے نا۔ اب حدیث سے نکل گئے کہ نہیں کون نکل گئے؟ جزیہ دینے والے۔ ان کو قتل کروگے کلمہ پڑھا ہے؟ نہیں پڑھا۔ قتل کیا ہے؟ حدیث پر عمل تو نہیں کیا نا۔ نہیں! حدیث پر عمل کیا ہے اسی حدیث پر عمل کیا ہے کیونکہ جو حکم ہے وہ ایک حدیث میں سے نہیں لیا جاتا وہ مجموعۃ الاحادیث میں سے لیا جاتا ہے۔

اچھا جزیہ بھی نہیں دیا کوئی ایسی صورت ہے کہ جزیہ بھی نہیں دے اور کلمہ بھی نہیں پڑھا تب بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے اسے ؟ معاہدے والے جو ہیں۔اب صلح الحدیبیۃ میں مشرکین عرب نے کلمہ پڑھا؟ نہیں پڑھانا۔ جزیہ دیا؟ جزیہ بھی نہیں دیا۔ قتل کیا؟ نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا حدیث پر عمل نہیں ہوا؟ تو یہ بھی نکل گئے۔

اگر کوئی اور بھی ہے ؟ جو بادشاہوں کے رُسل ہوتے ہیں ان کو قتل کیا جاتا ہے ؟ نہیں۔ کوئی قتل کرے مجرم ہے کہ نہیں کوئی اس حدیث پر عمل کر کے قتل کرنا چاہے کر سکتا ہے ؟اس نے کلمہ نہیں پڑھا''حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ'' پہلے پھر نماز ہے پھر زکوۃ ہے پھر باقی چیزیں ہیں نہیں کیا اس نے اور پیغام لے کر آیا ہے ایک بادشاہ کا مسلمان کے پاس قتل کرے گا اس حدیث پر عمل کر کے ؟ اس لیے جو متشابہ ہے اس کو لوٹایا جاتا ہے محکم کی طرف۔ محکم کیا ہے اب یہ کنڈیشنز(conditions)ہیں ان سب کو ملا کر پھر حکم جاری کیا جاتا ہے۔ واضح ہے بات؟

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں''وفي الصحيح''(اور صحیح بخاری میں (اسی آیت کریمہ کے تعلق سے سورۃ آل عمران آیت نمبر 7 میں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں))۔''وفي الصحيح''یعنی صحیح البخاری (سبحان اللہ) دنیا کی ایک ہی کتاب ہے اگر صحیح کہا جائے تو صحیح بخاری ہے (قرآن تو الگ ہی کلام ہے نا وہ تو الگ ہے اس کے علاوہ بات ہو رہی ہے) ایک ہی کتاب ہے اگر لکھا جائے یا کوئی کہے الصحیح تو صحیح بخاری ہے یہ محدثین کا قول ہے محدثین کا اجماع ہے اس میں۔''وفي الصحيح''(اور صحیح بخاری میں)''إِذَا رَأَيْتُمْ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ''(اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)۔اس میں تو نہیں لکھا ہوا کہاں سے میں کہہ رہا ہوں؟''وفي الصحيح: إِذَا رَأَيْتُمْ'' کہاں پر ہے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؟ معروف بات ہے حدیث ہے یہ جب فی الصحیح کہہ دیا تو ثابت ہے۔ کہیں پر لفظ ہے کہیں پر نام ہے ؟ اور بعض علماء اختصار کرتے ہوئے اختصار کے ساتھ جب وہ کوئی بات کرتے ہیں تو یہ نہیں کہتے کہ کون سا صحابی ہے، راوی کون ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی نہیں لکھتے تو فوراً کہتے ہیں فی الصحیح یا فی الحدیث پھر آگے متن حدیث کا لے کر آتے ہیں۔''في الصحيح''(صحیح بخاری میں)

"إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ"(اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگر تم ان لوگوں کو دیکھ لو جو متشابہ کی اتباع کرتے ہیں)"فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ"(یہ وہی لوگ ہیں جن کے تعلق سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے بچ کر رہو)۔

جو متشابہ کے پیچھے لگتے ہیں اور محکم کو چھوڑ دیتے ہیں متشابہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں محکم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "فَاحْذَرُوهُمْ" یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان سے بچو ان سے دوری یا ختیار کرو۔آج اگر ہم کسی اہل بدعت سے کہتے ہیں نا اِن سے دوری اختیار کرو تو لوگوں کی آنکھیں نکل آتی ہیں سرخ ہو جاتی ہیں یوں آنکھیں! کہتے ہیں یہ لوگوں میں فتنہ چاہتے ہیں مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ وہابی ہیں اور یہ مدخلی ہیں یہ پتہ نہیں کون ہیں نئے نئے نام لے کر آئے ہیں! اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "فَاحْذَرُوهُمْ" کیوں "فَاحْذَرُوهُمْ"؟ جو متشابہ کے پیچھے لگتا ہے محکم کو چھوڑ دیتا ہے نتیجہ الزیغ الہلاک والضلال کے سوا کیا ہے؟! اگر اہل الضلال کے لیے ہم خاموشی اختیار کریں اور خود آگاہ نہ ہوں خود بھی دوری اختیار نہ کریں لوگوں کو بھی نہ کہیں تو پھر امت میں خیر باقی رہے گا کہیں پر؟!

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "فَاحْذَرُوهُمْ" ہم بھی وہی کہتے ہیں کہ ان سے بچو ہم نئی بات کر رہے ہیں کوئی؟! اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے "لا تحذروھم" تب تو ہم بھی خاموشی اختیار کرتے نا۔ تو فعل اَمر ہے یا فعل نہی ہے؟ فعل اَمر ہے۔ کسی زبان سے نہی ہو سکتا ہے؟ کسی بھی اعتبار سے کسی لینگوئج میں ہو سکتا ہے "فَاحْذَرُوهُمْ" "لا تحذروھم میں تبدیل ہو جائے ممکن ہے؟!

دیکھا لوگ کس طریقے سے سوچتے ہیں اور کس طریقے سے حق سے دور ہیں اور کس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق نہیں دی ہوئی کہ وہ بدعت اور اہل بدعت سے لوگوں کو آگاہ کریں! وجہ کیا ہے؟ کیونکہ "فَاحْذَرُوهُمْ" کو انہوں نے بریکیٹ میں کر کے نکال دیا ہے جیسا کہ جملہ نہیں ہے حدیث کا یعنی وہ "إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولَئِكَ

الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ"بس۔ کیا"سَمَّى اللّٰهُ"آگے کیوں نہیں پڑھتے ہو؟! ایک تو خود اُن کا رَد ہے پھر اُن کا بھی رَد ہے جو اُن سے دوستی رکھتے ہیں۔

میرا مسئلہ یہ نہیں ہے جو خود اس میں ملوث ہیں متشابہ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، میں ان کی بات کر رہا ہوں جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں ان سے دوستی رکھے ہوئے ہیں ان کا رَد نہیں کرتے دوسروں کو آگاہ نہیں کرتے بلکہ جو ان کو آگاہ کرتے ہیں ان کو بُرا بھلا کہتے ہیں کہ وہابی سے مدخلی سے بچ کر رہو انصاف ہے؟! کہتے ہیں کہ حکمت عملی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

حکمت عملی کیا ہے حکمت عملی کا مطلب کیا ہے؟ کہ امت آج جس چوراہے پر کھڑی ہے اس کو چھوڑ دو اور ہماری حکمت عملی یہ ہے ہم کمبل اوڑھ کر لیٹے رہیں اور کہیں ابھی وقت نہیں آیا ابھی امت کو مزید ٹکڑے ٹکڑے ہونے دو ابھی فساد کو مزید پھیلنے دو قیامت کے قریب پھر کوئی سر اٹھائے گا پھر کوشش کریں گے شاید ہمارے زمانے کی یہ حدیث نہیں ہے یہ حدیث آنے والے زمانے کی ہے نا ابھی تو کہاں کوئی شر ہے اس امت میں! کچھ لوگ موجود ہیں جو متشابہ کے پیچھے لگتے ہیں آج امت میں تو سارے محکم کے پیچھے لگے ہوئے ہیں نا سارے اہل حق ہیں اہل باطل کہاں ہیں اہل الضلال کوئی ہے سارے دیکھو قرآن اور حدیث کی طرف دعوت بھی دیتے ہیں سارے لوگ جو ہیں نماز کی طرف دعوت دیتے ہیں، کتنی جماعتیں نکلی ہیں یورپ میں دیکھیں لوگ کلمے پڑھ رہے ہیں لوگ نمازی بن رہے ہیں، گانا بجانا چھوڑ کر لوگ نمازی بن رہے ہیں خیر تو ہے نا امت میں تم کیوں لوگوں کو پریشان کرتے ہو کبھی تبلیغی جماعت سے منع کر رہے ہو کبھی آئی آر ایف (IRF) سے منع کر رہے ہو کبھی پتہ نہیں کس سے منع کر رہے ہو تمہیں اور آتا نہیں ہے کچھ؟!

ہمیں یہی کچھ آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، سن لیں کیا فرماتے ہیں"إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ"۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ یعنی میں نے نہیں کہا یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام رکھ دیا ہے"فَاحْذَرُوهُمْ"ان سے بچ کر رہو۔ اللہ تعالیٰ نے نام رکھا

ہے "سَمّٰی" نام رکھنا ہے یعنی یہ نشاندہی اللہ تعالیٰ نے خود کی ہے کہ ان سے بچ کر رہو۔اور یہ حدیث متفق علیہ حدیث ہے صحیح بخاری، مسلم کی حدیث ہے جیسا کہ شیخ صاحب نے کہا بخاری کی لیکن متفق علیہ حدیث ہے۔

"وقال تعالیٰ "(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾ (الانعام:159)(بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا اور الگ الگ ہو گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں﴿لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾)۔

نبوت کے راستے سے دور ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہو کر بھی اس امت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہے تو اس کا کیا تعلق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھے بتائیں ؟! اگر واقعی محبت کرتا اور اتباع کرتا تو آج امت میں تفرقہ پیدا نہ کرتا بلکہ امت کے ساتھ حق پر جڑ جاتا۔ آج لوگوں کا نعرہ ہے کہ اکٹھے ہو جاؤ جمع ہو جاتے ہیں اپنے اختلاف بعد میں دیکھیں گے ابھی تو کافر دشمن دروازے پر ہے، ہمارے اختلاف چھوٹے سے تو اختلاف ہیں ہمارے کون سا کوئی بڑا اختلاف ہے ہمارا! سب کلمہ پڑھتے ہیں سب کا ایک ربّ ہے، ایک کتاب ہے، ایک نبی ہے تو مختلف کیوں ہیں ہم جو اختلاف ہمارے ہیں بعد میں نمٹائیں گے پہلے ہم سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

اچھا اکٹھا ہو کیا کریں گے ہم ؟ جہاد کریں گے۔ اچھا اگر اکٹھا ہو کر جہاد کریں گے کافر کے خلاف جہاد کریں گے (اور یہ فرق بھی سمجھیں ذرا)، بعض لوگ تہمت لگاتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کافر دشمن داخل ہو جائے مسلمان ملک میں تو ہم یہ کہیں گے یہ رافضی ہے اور یہ بریلوی ہے، یہ فلاں ہے ہم جہاد نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ساتھ یہ لوگ موجود ہیں۔

یہ غلط تہمت ہے کسی عالم نے یہ بات نہیں کی ہمارے علماء میں سے، جہاد الدفع میں ہر بندہ مدافعت کرتا ہے یہ دیکھے بغیر کہ اس کے دائیں بائیں کون ہے، اس نے اپنا دین، اپنا مال، اپنی جان اپنی عزت کی حفاظت کرنی ہے۔ واضح بات ہے ؟ یہ لوگ دونوں کو خلط ملط کر دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جہاد الطلب میں آپ کے دائیں بائیں اگر بریلوی اور دیوبندی کھڑا ہو

اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے گا کیوں کوئی ثبوت ہے؟ جنگ اُحد میں صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی گواہی قرآن مجید میں آج بھی موجود ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں چھوٹی سی نافرمانی غلط فہمی کا شکار ہوئے جان بوجھ کر غلطی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان دیکھیں کہ اس پہاڑی کو نہیں چھوڑنا (تیر اندازوں کو خاص انسٹرکشنز (instructions) ہیں) اگرچہ ہم لوگ جنگ ہار جائیں یا ہمیں قتل بھی کر دیں اگرچہ چیلیں بھی آکر ہمارے گوشت کو نوچیں یہ جگہ نہیں چھوڑنی۔ عجب بات ہے! انہوں نے دیکھا کہ یہ جو خاص انسٹرکشنز (instructions) تھیں یہ جنگ کے ہارنے کے وقت تھیں اب تو ہم جنگ جیت گئے ہیں سامنے دیکھ رہے ہیں (اونچی پہاڑی پر ہیں نا) کہ کافر بھاگ رہے ہیں مشرکین بھاگ رہے ہیں ''تو چلو نیچے اترتے ہیں جنگ ختم ہوگئی ہے''۔ اُن کے امیر نے کہا نہیں! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تک میرا حکم نہ آئے تم نے جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی دوسرا حکم تو نہیں آیا (نہیں چھوڑنا)) غلط فہمی ہوئی غلطی ہوئی چلے گئے نیچے اُترے اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں آیا یہ نافرمانی پسند نہیں آئی جیتی ہوئی جنگ کا کیا نتیجہ نکلا؟ ستّر صحابیوں کو شہید کر دیا گیا اور مثلہ کیا گیا جن میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے پیٹ چاک کر دیا گیا، کان دیئے گئے ناک کاٹ دیا گیا، آنکھیں نکال دی گئیں۔ کس لیے یہ کون لوگ ہیں؟ ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ﴾ (التوبہ: 100)۔

میرے بھائی ہماری کیا حیثیت ہے ہم کون ہیں اپنی ذرا اوقات تو دیکھیں ہم لوگ؟! اور شرک، بدعات اور خرافات شرک اکبر لے کر ہم اپنے ساتھیوں کو لے کر ساتھ سب مل کر جہاد کرنا چاہتے ہیں؟! (کیوں جہاد کس لیے ہوتا ہے؟ ''لإعلاء كلمة الله لا إله إلا الله'')۔ عمل خود نہیں کرنے والے دائیں بائیں والے اور اس لیے باہر نکل رہے ہیں جہاد کے لیے تاکہ اللہ کے دین کی سربلندی ہو اور کلمہ توحید کی سربلندی ہو متضادات لے کر ہم جہاد کرنا چاہتے ہیں (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ یہ ہم کہتے ہیں کہ یہ جہاد نہیں ہے یہ جائز نہیں ہے ذلت اور رسوائی رہے گی!

کہتے ہیں ''حماس بڑا کام کررہا ہے''۔ روافض ہیں کیا کام کر رہے ہیں اخوان المسلمین والے کیا کام کر رہے ہیں؟ جو شخص خمینی کی قبر پر جا کر پھول چڑھاتا ہے اس کے لیے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے یہ ہمارا روحانی باپ ہے! خالد بشار کا قول آج بھی دیکھ لیں پڑھ لیں آپ موجود ہے وہ کہتا ہے کہ غزہ میں ہم جہاد کر رہے ہیں یہ مجاہدین ہیں باقی سب نے چوڑیاں پہنی ہوئی ہیں۔

یہ مجاہدین ہیں روافض! جب تک اپنا عقیدہ درست نہیں کرتے اپنا منہج ٹھیک نہیں کرتے اِن کا کوئی جہاد نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (الزمر:65)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر تو بھی شرک کرے میں تیرے یہ عمل بھی اکارت کر دوں)۔ نبی کی نبوت باقی نہیں بچتی تو مجاہد کا جہاد کیا باقی بچے گا؟! کفریہ عقائد لے کر جہاد کا نعرہ لگاتے ہیں!

اور سیدھی سی بات ہے (یعنی میں سیاسی بات نہیں کیا کرتا ہوں اور کرنا بھی نہیں چاہتا ہوں) یہ سب سیاسی مفادات ہیں اور کچھ بھی نہیں ہے اور واللہ! اگر یہ جہاد اللہ کے لیے ہوتا دین کی سربلندی کے لیے ہوتا تو آج نتیجہ یہ نہ ہوتا۔ آج غزہ میں دیکھیں کتنی قبریں موجود ہیں قبر پرستی آج غزہ میں ہو رہی ہے اور یہ سزا وہ بھی بھگت رہے ہیں اور پوری امت کو سزا مل رہی ہے! جب تک ہم اپنے عقیدے درست نہیں کریں گے منہج اور دل درست نہیں کریں گے یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اپنے سر سے ٹالنا چاہتے ہیں مزید نافرمانی کر کے۔

یہ جو جہاد کے نام پر آج داعش نکلی ہے یا القاعدہ ہے یا طالبان ہیں یہ کیا کر رہے ہیں جہاد کر رہے ہیں اسے جہاد کہتے ہیں؟! عجب بات ہے کہ مسلمانوں کا قتل عام کر کے کہتے ہیں ہم جہاد کر رہے ہیں! داعش کا میں نے پہلے بھی بتایا تھا ان کا جو دستور ہے پڑھا ہے آپ نے سنا ہے؟ کہ حکمران جتنے ہیں سارے کافر حکمران ہیں پہلے ان سے نمٹیں گے ہم سب سے پہلے ٹارگٹ یہی ہیں ہمارے۔ اچھا اِن کو لوگ ووٹ بھی تو دیتے ہیں؟ اُن کو بھی نہیں چھوڑیں گے ہم۔

آپ کیا سمجھتے ہیں جو بم دھماکا ہوتا ہے اِن کو کچھ ندامت ہوتی ہے کہ کوئی بے چارا بچہ مر گیا ہے عورت مر گئی ہے ؟! یہ کہتے ہیں ہم نے کافروں کو مارا ہے۔ ندامت تب ہوتی ہے جب کسی مسلمان سے کوئی بلی کا بچہ مر جائے نا گاڑی کے نیچے کبھی تو ندامت ہوتی ہے کہ بلی کا بچہ مر گیا ہے ندامت ہوتی ہے! اِن کے لیے تو یہ کافروں کو مار رہے ہیں ان کو ندامت کہاں پر ہوتی ہے یہ تو خوش ہوتے ہیں کہ جنت حاصل کر لیں گے کیونکہ ہم نے کافروں کو مارا ہے۔ یہ کون سا جہاد ہے یہ ہم کس چوراہے پر آج کھڑے ہیں کبھی سوچا ہے ہم نے ؟! (سبحان اللہ)۔ پھر بات کرتے ہیں لوگوں کو تلخ لگتی ہے کہتے ہیں" یہ جو ہیں نا صرف تفرقے کی بات کرتے ہیں امت کو جوڑنے کی ڈاکٹر صاحب بات نہیں کرتے ان کے نزدیک صرف تفرقے ہی تفرقے ہیں امت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں!"۔

میرے بھائی جو امت خود ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہے میں کیا اسے اور ٹکڑے ٹکڑے کروں گا! میری تو ایک چھوٹی سی گزارش ہے اللہ کے لیے اب بس کریں ٹکڑے ٹکڑے ہونا اب ایک ساتھ مل جائیں، ایک ربّ ہے ایک ہی کتاب ہے ایک ہی رسول ہے تو ایک ہی منہج ہونا چاہیے کہ نہیں؟ پہلے تین تو ٹھیک ہیں لیکن پہلے تین پر عمل اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ منہج (راستہ) ٹھیک نہ ہو۔ ہم تمہیں بلاتے ہیں اس ٹھیک منہج (راستے) کی طرف تم لوگ آنا نہیں چاہتے ہو، ہم اُدھر جا نہیں سکتے جہاں پر تم ہو تم ہمارے پاس آنا نہیں چاہتے ہو ہم حق کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں جب کہ تم باطل کو نہیں چھوڑنا چاہتے ؟! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ امت کو اکٹھا کرنا ہے حق والے خاموشی اختیار کریں اور باطل والے باطل کو نہ چھوڑیں ان کو ذرا معاف کر دو ممکن ہے ؟! اور جن لوگوں نے ایسا کیا اُن کو کیا سزا ملی ؟ ﴿تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى﴾ (الحشر:14)۔

اِن کو سزا کیا ملی ؟﴿يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ﴾ (الحشر:2)۔ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا کبھی دیکھا ہے آپ نے انسان گھر بناتا ہے یا توڑتا ہے ؟! کیونکہ ان کے دل جدا تھے ظاہراً ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے دل میں بغض نفرت دل میں حسد ہے کفر ہے، بدعات اور خرافات

ہیں شرک ہے اور آپس میں بغض و نفرت بھی ہے ظاہراً اکٹھے ہو گئے ہیں نتیجہ کیا نکلا؟ ﴿يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ﴾ بعد میں ﴿وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ بعد میں ہے۔

بنو نضیر کی جنگ میں اپنے گھروں کو توڑا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز اٹھا سکتے ہو تو اٹھا لو انہوں نے کیا کیا؟ اپنے گھروں کو توڑنا شروع کیا دروازے بھی لے گئے کھڑکیاں بھی لے گئے اور گھر توڑنا شروع کر دیئے، جو کچھ بھی تھا سب نکال کے لے گئے یہاں تک کہ در و دیوار بھی چاہیے تھے نا ان کو! اب مسلمانوں کے لیے کیا چھوڑتے اب جب کھڑکی نکالنی ہے تو گھر باقی رہے گا؟! ذرا دیکھیں فرمان اللہ تعالیٰ کا ﴿يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین)) آج یہ وقت ہمارے اوپر نہیں آیا ہم اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر نہیں خراب کر رہے دوسرے کر رہے ہیں، کہیں یہ نہ ہو کہ ہم ان میں سے ہوں (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) اپنے گھروں کو خود توڑنے والے نہ بن جائیں ہم! اللہ تعالیٰ کا قانون ایک ہے بدلتا نہیں ہے یاد رکھیں اُن کے لیے تھا تو ہمارے لیے بھی ہو سکتا ہے اگر ہم آنکھیں نہیں کھولیں گے، اگر صحیح منہج کی اتباع نہیں کریں گے اگر توبہ نہیں کریں گے شرک بدعات اور خرافات سے اور باطل مناہج سے تو (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیں شر سے محفوظ فرمائے پوری امت کو محفوظ فرمائے (آمین)) کہیں یہ بُرا دن نہ دیکھنا پڑے کہ مسلمان اپنے ہاتھوں سے (نعوذ باللہ) اپنے گھر توڑ رہے ہوں!

یہ نہ کہنا کہ ہم تو افضل الامم ہیں! ایک زمانے میں وہ بھی افضل الامم تھے (یہودی بھی) ﴿وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ﴾ (الاعراف:140) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہ فضیلت باقی رہی؟ نہ رہی۔ ہمارے بعد کسی اور امت نے نہیں آنا یاد رکھیں وہ چلی گئی اللہ تعالیٰ اُن کو بدل کر یہ امت لے کر آئے ہم کیا کر رہے ہیں؟! ہمارے بعد دوسری امت نہیں آئے گی لیکن جو ذلیلوں کے بھی ذلیل ہیں نا وہ ہمارے سر کے اوپر مسلط کر دیئے جائیں گے جیسے کہ آج آپ دیکھ رہے ہیں (نعوذ باللہ)۔

یہودی﴿وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ﴾ (البقرۃ:61)۔﴿ضُرِبَتۡ﴾کون سا فعل ہے ؟ ماضی مبنی للمجہول۔﴿ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ﴾ (ذلت اور محتاجی ان پر ماردی گئی لکھ دی گئی (نکل نہیں سکتے وہ !))۔آج ہم کیا کر رہے ہیں ہمارے سروں پر پھر کیوں بیٹھے ہیں؟ وہ آج بھی ذلیل ہیں وہ کل بھی ذلیل تھے وہ رہیں گے ذلیل لیکن ہمیں بھی اپنے ساتھ ذلیل کر رہے ہیں کیونکہ ہمارے پاس جو طاقت ہونی چاہیے تھی وہ موجود نہیں ہے اور جن کا ہونا نہ ہونا لازم نہیں ہے ان کے پیچھے ہم بھاگ رہے ہیں دوڑ رہے ہیں اور ان کی تقلید کرتے کرتے ہم کہاں پر پہنچ گئے ہیں !(اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین))۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"وقال تعالیٰ"(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ﴾ (الانعام:153)(اور" سُبل "مختلف راستے مت اپناؤ مختلف راستوں کے مت پیچھے لگو)﴿فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ﴾ (جو تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں)۔

کتنے راستے ہیں؟ بہت ہیں۔ حق راستے کتنے ہیں؟ ایک ہے۔ گمراہی کے راستے بہت ہیں ان راستوں کے پیچھے مت پڑو جو تمہیں ایک حق راستے سے جدا کر دیں۔ واضح الفاظ ہیں کہ نہیں؟

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"فأهم علامات أهل الزيغ"(سب سے اہم علامات اہل الزیغ کی کیا ہیں)۔آیئے دیکھتے ہیں ان آیات میں سے ان کو یاد کرنا ہے، نو یا دس کے قریب یہ آیات اور علامات ہیں اہل الزیغ کی آیئے دیکھتے ہیں کیا ہیں"فأهم علامات أهل الزيغ":

1-"الفُرقة التي نبه الله عليها"(الفُرقہ (تفرقہ) جس کی اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے قرآن مجید میں)"في قوله تعالیٰ" (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں)﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ﴾ (الانعام:159)۔

2-"اتباع المتشابه" (متشابہ کی اتباع کرنا)۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ (آل عمران:7)۔

3-"إتباع الهوى" (خواہش نفس کی پیروی کرنا)۔ اس کی دلیل شیخ صاحب فرماتے ہیں "قوله تعالىٰ" ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ﴾ (آل عمران:7) (جس کے دل میں زیغ ہے یہ وہ کام کرتے ہیں)۔ دوسری آیت میں ﴿أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَىٰهُ﴾ (الفرقان:43) (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا)۔

ذرا ترتیب دیکھیں فُرقہ کیوں ہوئی؟ اتباع متشابہ کی وجہ سے۔ کیوں ہوا؟ خواہش نفس کی پیروی کی وجہ سے (یہ تین کس طریقے سے آئے ہیں)۔

4-"معارضة السنة بالقرآن" (چوتھی علامت اہل الزیغ کی کہ وہ قرآن مجید اور احادیث میں تعارض پیدا کر دیتے ہیں (contradiction پیدا کر دیتے ہیں) کہتے ہیں یہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے "معارضة السنة بالقرآن"۔

تو جو بھی قرآن اور حدیث میں جدائی کی بات کرتا ہے اور ان میں تعارض کی بات کرتا ہے وہ اہل الزیغ میں سے ہے یاد رکھیں۔ کیوں کب انسان ایسا کام کرتا ہے؟ جب اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے متشابہ پر عمل کرنا چاہتا ہے۔ اور اگر صحیح کام کرتا ہوتا اور الراسخون فی العلم کے راستے کو اختیار کرتا تو متشابہ کو محکم کی طرف واپس کرنے کے لیے تعارض کی بات کبھی ممکن ہے؟! قرآن اور حدیث کو جوڑے گا یا تعارض پیدا کرے گا؟! جوڑے گا جدا نہیں کرے گا کبھی اور یعنی "معارضة السنة بالقرآن" جو سنت ہے اس کا تعارض قرآن مجید کی آیات لے کر آئے گا۔

ایک بات یہ علمی بات ہے کہ سنت اور حدیث میں فرق (میں ان شاءاللہ کبھی تفصیل سے اس پر بات کروں گا ابھی وقت نہیں ہے) سنت سے مراد یہ وہ راستہ ہے جس پر شریعت کے مسائل پر عمل کیا گیا ہے، اور حدیث اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے فعل ہے، اقرار ہے یا وصف ہے۔ ہر حدیث سنت نہیں ہے ہر صحیح حدیث بھی سنت

نہیں ہے (میں اور مسئلہ آسان کردوں)۔ ہر صحیح حدیث سنت ہے مثال کے طور پر شاذ حدیث سنت ہے ؟ نہیں ! اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ منسوخ حدیث صحیح ہے کہ نہیں ؟ چلو شاذ حدیث تو سند ٹھیک ہے متن میں مسئلہ ہے شاذ ہے منسوخ حدیث صحیح ہے کہ نہیں ؟۔ عام حدیث جس پر عمل نہیں کیا گیا دوسری حدیث پر جو خاص حدیث ہے اس پر عمل کیا جائے گا حدیث تو ہے لیکن سنت ہے ؟ حدیث تو ہے لیکن سنت نہیں ہے۔

اور ایسی کئی اور مثالیں بھی ہیں میں کبھی اس پر ان شاء اللہ مکمل درس دوں گا لیکن اس میں دیکھیں "معارضة السنة بالقرآن" اب سنت پھر واضح ہے نا اس پر عمل کرنا ہے، کہتے ہیں "قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے" اب تعارض کرنا چاہتا ہے سنت کا قرآن سے۔ سنت کیا ہے ؟ کہ عمل کرنا ہے نا یعنی سنت کا مطلب محکم آیت محکم حدیث ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ قرآن مجید میں جو متشابہ ہے اس کو لے کر آتا ہے دیکھیں قرآن کا تعارض ہے اس میں ہم کیسے مانیں اسے ! تو جو یہ راستہ اختیار کرتا ہے سنت کا تعارض قرآن سے کرتا ہے یہ کون ہے ؟ اہل الزیغ واہل الضلال۔

5-"بغض أهل الأثر" (اہل سنت والجماعت ، اہل الحدیث ، اہل الاثر سے بغض و نفرت کرنا)۔ وہابی ہیں ، مدخلی ہیں یہ امت میں تفرقہ چاہتے ہیں فتنہ چاہتے ہیں کس کی نشانی ہے ؟ اہل الزیغ کی نشانی ہے۔

6-"اطلاق الألقاب السيئة على أهل السنة" ((ابھی میں نے کہا ہے) کہ اہل سنت پر برے الفاظ کا اطلاق کرنا، برے القابوں سے ان کا نام رکھنا اہل سنت کا)۔ کوئی حشوی کہتا تھا، کوئی مشبہ کہتا ہے، کوئی ناصبی کہتا ہے اور کوئی وہابی کہتا ہے، کوئی مدخلی کہتا ہے کوئی کچھ یہ نئے کہاں سے آئے ہیں سارے نام یہ کب ہوا ؟ جب بغض و نفرت ہوئی تو زبان پر بھی آیا۔ بغض و نفرت کس چیز سے ہوتا ہے ؟ دل سے۔ اس کا اثر زبان پر ہو گا کہ نہیں زبان پر کیا دعائیں ہوں گی یا اچھے ناموں سے کوئی موسوم کرے گا ؟ ظاہر ہے گالیاں ہی ہوں گی یا الألقاب السیئۃ جیسے شیخ صاحب فرما رہے ہیں۔

7-"ترك انتحال مذهب السلف" (مذہب سلف کو چھوڑنا)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (فُٹ ناٹ (footnote) پر لکھا ہے) بڑی اچھی بات فرماتے ہیں مجموع الفتاویٰ، جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 156 میں فرماتے ہیں" أما أن يكون انتحال مذهب السلف من شعار أهل البدع فهذا باطل "(اگر کوئی یہ کہتا ہے یا اگر کوئی ایسی بات ہو کہ اہل بدعت مذہب السلف کو اپناتے ہیں اور یہ ان کا شعار ہو ان کی علامت ہو تو یہ بالکل باطل ہے)۔ اہل بدعت کہاں منہج السلف کو اپناتے ہیں یا اپنا شعار بناتے ہیں بالکل باطل ہے!" فإن ذلك غير ممكن "(یہ ممکن ہی نہیں ہے)" إلّا حيث يكثر الجهل و يقل العلم "(یہ تب ممکن ہے (استثناء ہے) جب جہالت عام ہو جائے اور علم کی قلت ہو جائے)۔

تب تو اہل زیغ بھی کہیں گے کہ ہم مذہب السلف پر قائم ہیں اور لوگ بھی مان لیں گے ہاں ٹھیک ہے! دعویٰ ہے نا! آج امت کی اکثریت دیکھیں کہاں جا رہی ہے کہتے ہیں ہم سوادِ اعظم ہیں! کہاں جا رہے ہو سوادِ اعظم حق کے قریب ہو یا حق سے دور ہو؟! یہی شرک اور بدعت کرنے والے ہیں کہ نہیں؟! آج مزارات کو دیکھ لیں کیسے آباد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گھروں کو دیکھ لیں کیسے برباد کر دیا ان لوگوں نے کس طریقے سے ویران ہیں اور کہتے ہیں کہ مذہب السلف یہی ہے! (استغفر اللہ)۔

کسی نے کوئی کلپ بھیجا اس میں ایک مولوی بیٹھا کہتا ہے غوث اعظم جس کو ہاتھ لگاتے تھے کوئی مصافحہ کرتا تھا کوئی وہ کبھی مرتا نہیں تھا پھر! (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔ واللہ میرے بھائیو! یہ بدعقیدگی آج بھی موجود ہے اور عام ہو رہی ہے کہتے ہیں کہ غوث اعظم سے جو مصافحہ کرتا تھا وہ کبھی مرتا نہیں تھا! آج غوث اعظم کہاں ہے؟ عجب بات ہے جو زندگی دینے والا ہے وہ خود مرا ہوا ہے! اچھا جن سے مصافحہ کیا آج وہ کہاں ہیں؟ دیکھیں کہنے سے پہلے ذرا تول تو لیا کرو نا پھر بولا کرو نا کیا کہہ رہے ہو۔

بلکہ یہ بھی نہیں آگے بڑی خطرناک بات کہتے ہیں! کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا نے اپنے بیٹے کو بھیجا تا کہ میرا بچہ ہاتھ ملائے گا تو یہ بھی نہیں مرے گا پھر۔ بچہ مر گیا کہتی ہے مسئلہ ہو گیا ہے یہ کیسے ممکن ہے (اُن کی عقیدت مند تھی یہ کیسے ممکن

ہے!) جاکر دیکھتی ہوں میں! جاکر دیکھتی ہے وہ (غوث اعظم ان کے لیے ہیں (نعوذ باللہ) ہمارے لیے تو نہیں ہیں عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے تھا)۔ الغرض جاکر دیکھا کہ ان کا جو حلقات العلم ہے ان میں ویسے جیسے عام زبان میں کہتے ہیں مرو یا مر جاؤ وہ کہتے ہیں مر جاؤ تو سارے مر جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں زندہ ہو جاؤ سب زندہ ہو جاتے ہیں، تو میں نے سوچا بڑا موقع ہے اب مر جاؤ کہے گا تو بچہ بھی ساتھ میں لٹادوں گی جب زندہ کہے گا تو میرا بیٹا بھی زندہ ہو جائے گا۔ تو میں نے یوں کہا جب انہوں نے کہا مر جاؤ میں نے بچے کو ساتھ لٹادیا سب مر گئے تھے میرا بچہ بھی پہلے سے مرا ہوا تھا پھر انہوں نے زندہ ہو جاؤ سب زندہ ہو گئے میرا بیٹا زندہ نہ ہوا۔ پھر میں نے جاکر عرض کیا کہ میرا بیٹا مر گیا ہے میں آپ کے پاس بھیجوں آپ سے مصافحہ بھی کرے پھر بچہ بھی مر جائے یہ کیسے ممکن ہے؟! کہتے ہیں اُن کو جلالی آگئی غوث اعظم کو اور یوں ہاتھ کیا آسمان کی طرف اور اُس بڑھیا کا بچہ زندہ ہو گیا۔ پھر کہتے ہیں جب وہ چلی گئی بچہ لے کر تو ان کے بعض شاگردوں نے کہا کہ آپ نے ہاتھ آسمان پر ایسے کیسے یہ کیا ہے؟ کہتے ہیں عزرائیل جا رہا تھا (عزرائیل بھی نام غلط ہے ملک الموت صحیح نام ہے) اور اس کے پاس روحیں تھیں مردوں کی میں نے یوں ہاتھ کر کے چھین لیں اس سے اور میں نے سب کو واپس کر دیا اس بچے کے صدقے اب سارے کے سارے جو مردہ تھے سب زندہ ہو گئے! اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے جلال کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ طاقت دی ہے۔ (قسم بھی کھاتا ہے إنا للہ وإنا إلیہ راجعون!) اور لوگ بے چارے کوئی رو رہا ہے کوئی خوش ہے مجمع لگا ہوا ہے!

آج لوگوں میں بدعقیدگی موجود ہے میرے بھائیو! اگر آج اسے مٹانے کے لیے طلاب علم محنت نہیں کریں گے کوشش نہیں کریں گے تو امت میں یہ شر یہ فساد یوں بڑھتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب یوں نازل ہوتا رہے گا۔ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے گا اللہ تعالیٰ ان کو عزت دے گا؟! یہ کافر کیوں مسلط ہیں ہمارے سروں پر آج یہ ذلیلوں کے ذلیل کیوں ہمارے سروں پر بیٹھے ہیں؟! کیونکہ یہ بدعقیدگی آج بعض امتیوں میں موجود ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ علم کے ذریعے سے جہاد کرو لوگوں کو صحیح عقیدہ جاکر سکھاؤ پہلے اس قابل تو بنو کہ تم مجاہد ہو

بعد میں جہاد کرو۔ تیرہ سالہ زندگی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا؟ تربیت کی توحید کی، اتباع سنت کی تربیت کی، نصوص کے سامنے سر کیسے جھکاتے ہیں تربیت کی۔ آج یہ تربیت کہاں ہے نظر آتی ہے؟! فقدان ہے توحید کی تربیت کا اس لیے آج ہم ذلیل ہیں، آج ہم واپس اسی راستے کو اختیار کریں دیکھیں امت میں کس طریقے سے حالت بدلتی ہے اور کس طریقے سے عزت اور کس طریقے سے دوبارہ سے طاقت اور غلبہ آتا ہے۔

آگے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے تعلق سے "وقد وقع في عصرنا من زعم أنه على منهج السلف" (آج ہمارے زمانے میں بھی بعض ایسے لوگ آئے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم منہج السلف پر قائم ہیں) "و هو ليس كذلك" (اور یہ بات بالکل غلط ہے) "بل هناك من أطلق على الجماعات الحزبية المعاصرة" (بلکہ بعض لوگوں نے یہ اطلاق کیا حزبی جماعتیں جو آج موجود ہیں دور حاضر میں) "و التي بعضها على فكر الخوارج" (اور جن کی بعض فکر خوارج پر قائم ہے) "اسم السلفية" (ان کو سلفی کہہ دیا)۔ کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں نا کہ اخوان المسلمین میں بعض سلفی لوگ بھی ہیں۔ نہیں ہیں! یہ اخوانی ہیں وہ سلفی ہیں دونوں کیسے ایک ساتھ ہو سکتے ہیں؟! مذہب السلف بالکل واضح ہے اخوانی بدعتی بھی ہے پھر سلفی بھی ہے یہ کیسے ممکن ہے بھئی؟!" "وزعم أن القاسم المشترك بينهما هو السلفية" (اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دونوں میں جو یکسانیت ان دونوں کو ملاتی ہے وہ ہے سلفیت) "وهذا نتيجة لكثرة الجهل" (یہ نتیجہ ہے جہالت کی زیادتی کا کثرت کا) "وقلة العلم" (اور علم کی کمی کا) "كما قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله تعالىٰ" (جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے) "أو أن المقصود هو تمييع الدعوة السلفية" (یا مقصود یہ ہے کہ دعوۃ السلفیۃ کو بالکل تمییع کر دیں اور اس میں گھول دیں)۔ "تمییع" (گھول دینا، مایا)۔ مایا کسے کہتے ہیں؟ لیکویڈ (liquid) کو کہتے ہیں نا تا کہ اس میں گھل جائے اور مل جائے۔ "القائمة على الكتاب وصحيح السنة" (جو کتاب اور سنت پر قائم ہے اور صحیح سنت پر قائم ہے) "بفهم السلف الصالح" (سلف الصالح کی سمجھ کے مطابق) "لإدخال الطوائف

المنحرفة في دائرة أهل السنة و الجماعة''(اور اس کو اتنا یعنی نرم کرنا چاہتے ہیں گھولنا چاہتے ہیں تاکہ جو منحرف ہیں اہل سنت والجماعت سے (جو باہر ہیں اور بدعتی ہیں) وہ بھی اس میں شامل ہو جائیں اور کہہ دیں کہ سب سلفی ہیں (یہ تمییع ہے))۔

8- شیخ صاحب فرماتے ہیں اہل الضلال اور اہل الزیغ کی علامات ''تكفير مخالفيهم بغير دليل''(تکفیر کرتے ہیں اپنے مخالفین کی بغیر دلیل کے)۔

داعش کیا کر رہی ہے واضح ہے کہ نہیں؟! (سبحان اللہ)۔ یہ کتاب تب لکھی گئی تھی جب یہ لوگ موجود نہیں تھے لیکن دیکھیں اہل الزیغ کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے۔ خوارج اہل الزیغ میں سے ہیں کہ نہیں تکفیر کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ آج یہ لوگ کر رہے ہیں کہ نہیں کر رہے؟ (سبحان اللہ)۔

9- ''الإجمال في مواضع تحتاج إلى تفصيل وبيان''(اجمال سے کام لینا ان مواضع میں جن میں تفصیل وبیان کی ضرورت ہو)۔

میرے بھائی! اجمال سے کام لینے سے کام نہیں بنتا، جو لوگ اجمال سے کام لیتے ہیں اور تفصیل سے بات کی وضاحت نہیں کرتے بیان نہیں کرتے وہ امت میں تفرقے کو نہیں مٹا سکتے بلکہ تفرقے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لیے میں پرسوں کے درس میں بھی بتا چکا تھا شیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ نے جب یہ بات کی کہ آپ دیکھ لیں ہمارے علماء کو کہ انہوں نے اتنی وضاحت کے ساتھ مسائل کھول کھول کر بیان کیے ہیں اجمال سے کام نہیں لیا اطلاق سے کام نہیں لیا بلکہ تفصیل سے بیان کیا ہے ہر بات کو یہاں تک کہ ان کے مرنے کے بعد بھی وہ آج مراجع بنے ہوئے ہیں کہ نہیں؟! آج بھی ہم کہتے ہیں کہ شیخ بن باز نے فرمایا، علامہ البانی نے فرمایا، شیخ ابن العثیمین نے فرمایا (رحمہا اللہ) کیوں مرجع بن گئے؟ اس لیے کہ ان کی باتوں میں بالکل تفصیل ہے وضاحت ہے ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کرنا ہے۔ شرک ہے تو کتنی قسمیں ہیں کون سی قسم میں کیا باریکی ہے۔ توحید ہے تو کتنی قسمیں ہیں، یہ قسمیں کہاں سے آئیں، کیا دلیل ہے ہر چیز اپنی جگہ پر اور کھول کھول کر بیان کی گئی ہے۔

اور شیخ صاحب فرماتے ہیں حفظہ اللہ (محمد بن عمر باز مول) اس لیے طالب علم کو چاہیے کہ وہ یہی راستہ اختیار کرے۔ اجمال کے راستے کو چھوڑے اطلاق کے راستے کو چھوڑے اور تفصیل اور بیان کے راستے کو اپنائے یہی خیر کا راستہ ہے۔ اگر آپ کی بات میں بیان ہے اور وضاحت ہے تو لوگوں کو سمجھ بھی آئے گی اور سنیں گے بھی، اگر آپ کی بات میں ابہام ہے اجمال ہے تو لوگ اور پریشان ہوں گے کہ پتہ نہیں کہہ کیا رہا ہے، اچھا یہ توحید کی بات بھی کرتا ہے لیکن بات توکرتا ہے توحید کی ٹھیک بات تو کرتا ہے اور بیچ میں کئی باتیں اور بھی کرتا ہے تفصیل بھی بیان نہیں کرتا۔ اچھا اب توحید کی بات تو کی ہے اب الضلال اہل الشرک توحید کا بنیادی حصہ ہے کہ نہیں اس کے بغیر توحید ممکن ہے؟ نہیں ممکن ہے۔ وہ کون بات کرے گا؟ اچھا اہل الشرک کی بات کرلی ہے اچھا اہل الشرک کون ہیں آج کے زمانے میں؟ نہیں نہیں امت میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے یہ بات مت کرو خبردار! بس یہ بتاؤ توحید کیا ہے شرک کیا ہے بس یہ کافی ہے اب مزید تفصیل سے امت میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے نا!

اب شیطان نے اُن کو اس طریقے سے بہکایا ہے کہ اگر تم تفصیل سے بات کرتے ہو تو لوگ متنفر ہوتے ہیں! ہونے دو متنفر ناجو تفصیل سے دور ہوتے ہیں جو توحید کو نہیں سمجھنا چاہتا جو دین کی بنیاد ہے لا الٰہ الا اللہ کی تفصیل نہیں سمجھنا چاہتا وہ تفرقہ چاہتا ہے کہ نہیں چھوڑ دو اس کو اس کے اپنے حال پر ہمیں کس نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں گھس کر دلوں کو پھیرو؟! (سبحان اللہ)۔ وضاحت کرنا ہمارے ذمے ہے، لوگوں کا ماننا نہ ماننا ان کی مرضی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

اس لیے نبی کون ہے؟ ﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِيٓ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ (الشوریٰ:52) ہدایت دیتا ہے۔ کون سی ہدایت ہے؟ "الدلالۃ والإرشاد"، یہ وہ ہدایت ہے لوگوں کی ہدایت کی طرف بلانا حق کی بات سمجھانا دلیل کے ساتھ۔ اور دوسری آیت میں ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ (القصص:56) (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس کو تو پسند کرتا ہے ہدایت نہیں دے سکتا)۔

اُدھر ہدایت ہے اِدھر ہدایت کی نفی ہے کیا ہے کیا ہے تضاد ہے ؟! نہیں ہے تضاد، یہ وہ ہدایت ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے دلوں کی ہدایت وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ نبی کے پاس بھی نہیں ہے بلکہ سید المرسلین سید ولد آدم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی نہیں ہے۔ تو پھر ہمارے پاس کیا ہے ؟ الدلالۃ والِارشاد۔ یہ دعوت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی دعوت ہے منہج انبیاء کا منہج ہے یہ کوئی نیا نہیں ہے۔ منہج السلف انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا منہج ہے کہ نہیں؟ یہ کوئی تیسرا چوتھا نہیں ہے واللہ وہی منہج ہے وہی راستہ ہے جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا تھا۔ وضاحت ہے اور ہر چیز کھول کھول کر بیان کی گئی ہے جس نے اس کو اپنایا ہے روشن منہج کو اس نے نجات حاصل کی ہے جس نے اس کو چھوڑا ہے وہ گمراہ بھی ہوا ہے اور ہلاک بھی ہوا ہے۔

نوے نمبر (9) پر شیخ صاحب نے یہ فرمایا ہے"و القیاس علی ما لا یصح القیاس علیہ"میں سمجھتا ہوں کہ یہ دسواں نمبر ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا کیونکہ اجمال اور قیاس الگ الگ چیزیں ہیں شیخ صاحب حفظہ اللہ نے ایک ساتھ بیان کر دی ہیں اور ہم بھی یہی کہتے ہیں لیکن اگر دسواں ہوتا تو اچھا ہوتا، بہر حال میں نے اس کے ساتھ بیان کر دیا ہے"والقیاس علی ما لا یصح القیاس علیہ"(قیاس کرتے ہیں جس چیز کو قیاس کی ضرورت نہیں ہے اور ممکن بھی نہیں ہے قیاس کرتے ہیں)۔

ابلیس نے کیا کیا؟ سب سے پہلے قیاس کیا اور یہ قیاس فاسد ہے۔ قیاس صحیح سے منع نہیں کیا گیا"ما لا یصح القیاس علیہ" جو فاسد قیاس ہے۔ شریعت جو ہے اُحکم الحاکمین کی شریعت ہے جب اُحکم الحاکمین کہا ہے تو دو ایک جیسی چیزوں میں جدائی نہیں پیدا کرتی شریعت اور دو مختلف چیزوں کو جوڑتی نہیں ہے شریعت یہ حکمت والی شریعت ہے کہ نہیں؟ حکمت والی شریعت ہے۔ اب شریعت میں ایک مسئلہ ہے اس کا حکم معروف ہے اور اس جیسا دوسرا مسئلہ ہے اس کا حکم مجہول ہے شریعت نے اس کے بارے میں کچھ خاموشی اختیار کی ہے اب اس کو چھوڑ دیا جائے یعنی جائز قرار دیا جائے (چھوڑنے کا مطلب یہ ہے شریعت تو خاموش ہے) یا اس کو اس کے ساتھ ملایا جائے جس مسئلے کا حکم موجود ہو جب کہ اس میں علت ایک ہو؟

مثال کے طور پر شریعت میں جن مسئلوں میں سود جاری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ چھ چیزیں ہیں کون سی ہیں؟ گیہوں ہے، نمک ہے، کھجور ہے، جَو ہے، چاندی ہے اور سونا ہے۔ چاول اس میں ہے؟ اگر آپ چاول ایک کلو دے کر دوسرا ایک کلو لینا چاہیں جائز ہے ایک کلو کا ایک کلو؟ جائز ہے۔ اچھا ایک کلو کی جگہ دو کلو لینا چاہیں؟ حدیث میں ہے حدیث میں تو چھ چیزیں ہیں ساتویں چیز ہے؟ دو راستے ہیں یا تو چاولوں کو الگ کر دیں چاولوں کو اس طریقے سے بیچتے رہیں اور یہ سمجھیں کہ سود نہیں ہے کیونکہ حدیث میں تو نہیں ہے۔ یہ قیاس کے منکرین کا کام ہے جو قیاس کا انکار کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے قیاس کا انکار نہیں کیا اور فاسد قیاس کا انکار کیا مطلقاً نہیں کیا فاسد کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں ہمیں یہ بتاؤ کہ جب شریعت اَحکم الحاکمین کی شریعت ہے چھ چیزوں کا بیان ہے اگر لسٹ لمبی ہوتی تو پھر سو چیزیں کیسے بیان کرتے؟! ہم چھ چیزیں یاد کرتے ہوئے کتنے لوگوں نے ابھی بتایا ہے بھول گئے تھے نا تو سو، دو سو، پانچ سو کون یاد کرتا؟!

تو اس لیے یہ اَحکم الحاکمین کی شریعت ہے چھ کا بیان کیا ہے اور ان چھ میں اگر دیکھا جائے دو قسم کی چیزیں ہیں، ایک وہ چیزیں ہیں جو کرنسی ہے۔ کیا ہے؟ سونا اور چاندی کرنسی ہے۔ تو ریال اور روپیہ، ایک ریال دے کر دو ریال لے سکتے ہیں؟ نہیں لے سکتے۔ کس نے کہا ہے حدیث میں تو نہیں ہے نا حدیث میں کیا ہے؟ سونا اور چاندی ہے یا ریال ہے روپیہ ہے۔ اس میں سونا چاندی تو نہیں ہے یہ نوٹ ہے پیپر ہے علت ایک ہے کہ نہیں؟ کیا علت ہے؟ کرنسی ہے علت وہی ہے اس لیے اس میں بھی جاری ہوتا ہے سود۔

چاول میں کیا ہے؟ تین چیزیں ہیں۔ کیا ہیں؟ کھانے کی چیز ہے، پھر ماپا جاتا ہے اور ذخیرہ کیا جاتا ہے یہ تین چیزیں ہیں۔ کس میں؟ گیہوں میں ہے، جَو میں ہے، کھجور میں ہے اور نمک میں ہے یہ چیزیں ہیں کہ نہیں؟ جس چیز میں یہ علت پائی جائے اس کا حکم یہی ہوگا، نہیں! اب چاول کو لے لیں آپ حدیث میں ذکر چاول کا نہیں ہے لیکن کھایا جاتا ہے، ماپا

جاتا ہے، ذخیرہ بھی کیا جاتا ہے، نہیں! یعنی لمبے عرصے تک اسے رکھا جاتا ہے لمبے عرصے کے فائدے کے لیے۔ تو جب یہ علت موجود ہے تو یہ حکم وہ کیوں نہیں لے سکتا لے سکتا ہے کہ نہیں؟ لے سکتا ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں "والقياس على ما لا يصح القياس عليه" (اور جس پر صحیح قیاس نہیں کیا اس پر قیاس کرنا)۔ اور خاص طور پر یہ تو میں نے فروعی مسئلے پر بات کی بعض لوگ اصولی مسائل میں قیاس کرتے ہیں غلط طریقے سے جیسا کہ عقیدے میں کس مسئلے میں قیاس کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں۔ اسماء و صفات کا انکار کب کیا ان لوگوں نے؟ خالق کو مخلوق سے قیاس کیا نا، اگر قیاس نہ کرتے برابر نہ کرتے تو پھر کبھی انکار نہ کرتے اسماء و صفات کا۔ انہوں نے کہا کہ اگر خالق بھی رحم کرتا ہے تو مخلوق بھی تو رحم کرتی ہے نا، خالق کا ہاتھ ہے تو مخلوق کا بھی تو ہاتھ ہے نا۔ تو قیاس کیا کہ نہیں کیا؟ (سبحان اللہ)۔ تو بھئی خالق خالق ہے مخلوق مخلوق ہے۔

یا بعض لوگ قیاس کرتے ہیں دنیاوی زندگی کو برزخ کی زندگی سے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہیں وہ دنیاوی زندگی سے زندہ ہیں۔ کیسے بھئی دنیاوی زندگی سے زندہ ہیں اگر دنیاوی زندگی سے زندہ ہوتے تو زمین کے اوپر ہوتے اندر تو نہ ہوتے نا؟!

یا کہتے ہیں کہ مردے سنتے ہیں۔ مردے کیسے سنتے ہیں بھئی؟! دنیا میں تو سن سکتے ہیں کیونکہ دنیاوی زندگی ہے مرنے کے بعد تو نہیں سنتے اللہ تعالیٰ نے خود منع فرمایا ہے ﴿وَمَآ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِي الۡقُبُوۡرِ ﴾ (فاطر:22) (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے)۔ تو پھر آپ کیسے سنا سکتے ہیں میں کیسے سنا سکتا ہوں؟!

آگے شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "قال الإمام أحمد رحمه الله" (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "ينبغي للمتكلم في الفقه" (فقہ میں بات کرنے والوں کو چاہیے) "أن يجتنب هذين الأصلين" (ان دو اصولوں سے اجتناب کرے) "المجمل والقياس" (اجمال اور قیاس)۔

اس لیے میں نے کہا کہ یہ دو پوائنٹس ہیں 9اور 10 اگر کر دیں بہتر ہے کیونکہ اس میں دو چیزیں کہی گئی ہیں دو اصول الگ الگ ہیں اجمال اور قیاس۔

"وقال أیضاً"(اور امام احمد رحمۃاللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا)"أكثر ما يخطئ الناس"(لوگ اکثر غلطی کرتے ہیں)"من جهة التأويل والقياس"(تاویل اور قیاس کی جہت سے)۔

"قُلتُ"(شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں)"ما ذكره الإمام أحمد رحمه الله"(جو کچھ امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے) "من التحذير من هذين الأصلين"(ان دونوں اصولوں سے تحذیر کرتے ہوئے)"في الفقه"(فقہ میں)"دليل"(یہ واضح دلیل ہے)"على أنه في باب العقيدة يكون تجنب ذلك أولى وأحرى"(عقیدے کے اُمور میں ان دو اصولوں سے اجتناب من باب اولیٰ ہے و اُحریٰ ہے)۔

نہیں! جب فقہ میں منع کیا گیا ہے تو پھر اصول میں اس سے زیادہ ضرورت ہے کہ نہیں ہم اس چیزوں سے اجتناب کریں؟ جو فقہ میں غلطی کا باعث بن سکتے ہیں تو اصول میں عقیدے میں منہج میں غلطی کا باعث نہیں بن سکتے؟ تو اس لیے اگر یہاں سے منع کیا ہے تو وہاں پر بھی من باب اولیٰ ہے کوئی یہ نہ کہے کہ امام احمد نے تو نہیں کہا آپ کہہ رہے ہیں۔ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ نے فروع سے منع کیا ہے تو اصول ان کے نزدیک اس سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے تھے ان کی زندگی ان ہی اصولوں پر گزری ہے اور فروع میں بھی جو اہتمام انہوں نے کیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے وہ محدث بھی ہیں اور فقیہ بھی ہیں یاد رکھیں۔اور عقیدے کے مسائل کا جو اُن کی معروف اور مشہور کتاب ہے کون سی ہے؟ اصول السنۃ جو ہم نے پڑھی ہے تو ماشاءاللہ عقیدے کے مسائل کا اہتمام کرنا حدیثوں کا اہتمام کرنا فقہ کا اہتمام کرنا یہ صرف امام احمد رحمۃاللہ علیہ نہیں ہیں بلکہ جو اہل الاثر تھے(کیونکہ اہل الرائی الگ ہیں) اہل سنت والجماعت میں سے تقریباً ان کی اکثریت جو تھی محدثین بھی تھے اور فقہاء بھی تھے۔امام شافعی کو لے لیں، امام مالک کو لے لیں یہ

سارے فقہاء (رحمہا اللہ) بھی تھے اور محدثین بھی تھے تو اس اعتبار سے وہ فرماتے ہیں (شیخ عبد السلام حفظہ اللہ فرماتے ہیں) کہ امام احمد رحمہ اللہ کے اس قول سے مراد صرف فروع نہیں ہیں بلکہ اصول من باب اولیٰ ہیں (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (24: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔